بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈاکٹر محمد اکبر ملک☆

آٹھویں صدی ہجری میں عربی سیرت نگاری

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک ایسا محبوب موضوع ہے جس پر قرون اولیٰ سے اب تک ہزاروں علما اور محققین نے پرخلوص انداز میں خامہ فرسائی کی ہے اور سیرت کے ہر پہلو پر ہر زمانے، ہر زبان اور دنیا کے ہر خطے میں بیشمار منظوم و منثور کتابیں لکھی گئی ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی سیرت کا یہ معجزہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کی قید سے بالاتر ہو کر اصحاب علم و فضل نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور اس بحر نا پیدا کنار سے نہایت محبت اور عقیدت کے ساتھ اپنی اپنی بساط کے مطابق موتی سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ اس موضوع پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک یہ تسلسل برقرار رہے گا۔

آٹھویں صدی ہجری میں جلیل القدر حفاظ، محدثین، مفسرین، مجتہدین، متکلمین اور فقہا پیدا ہوئے جنہوں نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کی خدمات سے علوم شرعیہ کو زندہ رکھا، اس سلسلے میں انہوں نے اپنی عمریں صرف کر دیں۔ معروف محقق ابوزھرہ نے آٹھویں صدی ہجری کو ملت اسلامیہ کا کثیر علمی دور قرار دیا ہے۔(۱) اس زمانے میں علمی تحریک کے نتیجے میں تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور عقائد کے موضوع پر بیش قیمت تصانیف منظر عام پر آئیں۔ اس دور میں سیرت نگاری کے میدان میں بھی کئی اہلِ فن نے طبع آزمائی کی اور اپنی اپنی صلاحیتوں کے خوب جوہر دکھائے۔ مذکورہ عہد میں عربی زبان میں سیرت کی متعدد کتابیں تصنیف کی گئیں۔ زیر نظر مضمون میں اس دور کی چند معروف کتاب سیرت کا اجمالی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

المختصر فی سیرۃ سید البشر / عبد المئومن دمیاطی (۶۱۳-۷۰۵ھ)

شرف الدین ابو محمد عبدالمومن بن خلف الدمیاطی، دمیاط (مصر) میں پیدا ہوئے۔ حصولِ علم کے لئے آپ نے حجاز، دمشق، حلب، حماہ، جزیرہ اور بغداد کا سفر کیا اور بہت سے شیوخ سے علمی فیض حاصل کیا۔ آپ فقہ، حدیث اور لغت کے ماہر تھے۔ فقہائے شافعیہ کے اکابرین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

☆استاد۔ شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ ایس، ای کالج بہاول پور۔

آپ نے قاہرہ میں وفات پائی۔ مصنف ممدوح کی تصنیف ''المختصر فی سیرۃ سید البشر'' کے حوالے اکثر کتابوں میں نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب تقریباً ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ پٹنہ کے کتاب خانے میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔(۳)۔

سیرت خلاطی / علی القادوسی (۷۰۸ھ)

علم الدین علی بن محمد الخلاطی، القادوسی، الرکابی، حنفی، مصر کے مشہور عالم تھے۔ ''شرح الھدایہ للمرغینانی'' ان کی نامور کتاب ہے۔ آپ نے سیرت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی (۴) جو عموماً ''سیرت خلاطی'' کے نام سے معروف ہے۔

مختصر سیرت ابن ہشام / احمد الواسطی (۶۵۷۔۷۱۱ھ)

عمادالدین ابوالعباس احمد بن ابراہیم الواسطی، البغدادی، الحنبلی، الدمشقی، مشرقی واسط میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی۔ فقہ اور تصوف میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ عبادت وریاضت، تصنیف وتالیف اور ذکر وفکر آپ کی زندگی کا معمول تھا۔ دمشق میں علامہ ابن تیمیہ کی رہنمائی میں آپ نے سیرۃ نبوی ﷺ کا مطالعہ کیا۔ بعدازاں موصوف نے سیرت ابن ہشام کی تلخیص کی۔(۵) واسطی کی مذکورہ کتاب کا ایک مخطوطہ انقرہ میں انجمن تاریخ ترکی کے کتب خانے میں زیر نمبر (۶۸۱) محفوظ ہے۔(۶)

عیون الاثر فی فنون المغازی والسیر / ابن سید الناس (۶۷۱۔۷۳۴ھ)

ابوالفتح محمد بن محمد ابن سید الناس الاندلسی، الاشبیلی، الشافعی قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علوم اسلامیہ میں سے حدیث نبوی ﷺ میں تخصص پیدا کیا اور ایک مدت تک مدرسہ ظاہریہ میں حدیث کا درس دیتے رہے۔ ایک مؤرخ نے آپ کو محدث، حافظ، مؤرخ، فقیہہ، ناظم، ناثر، نحوی اور ادیب کے القابات سے یاد کیا ہے۔ آپ نے قاہرہ میں وفات پائی۔(۷)

ابن سید الناس نے ''عیون الاثر'' کو دو جلدوں میں تصنیف کیا ہے۔ یہ کتاب ۱۳۵۶ھ میں مصر سے شائع ہوئی۔ بعدازاں یہ کتاب دارالفکر اور دارالافاق الجدیدہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ مذکورہ کتاب اپنے فن پر بڑی جامع، متین اور معتبر ومستند کتاب ہے، لیکن ابن القویع محمد بن محمد (م ۷۳۸ھ) کہتے ہیں کہ ابن سید الناس نے مجھے ''عیون'' دکھائی تو میں نے اس میں سوا ایسی جگہوں پر نشان لگائے جہاں ان کو وہم ہوا ہے۔(۸)

حافظ برہان الدین ابرہیم بن محمد الحلبی (م ۸۴۱ھ) نے نور النبر اس فی سیرۃ ابن سید الناس

کے نام سے ''عیون الاثر'' کی نہایت محققانہ شرح لکھی ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور مفید معلومات کا خزانہ ہے۔ ندوہ کے کتب خانہ میں اس کا ایک نہایت عمدہ نسخہ موجود ہے۔(۹) ابن سید الناس نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا جو ''بشری اللبیب فی ذکری الحبیب'' کے نام سے معروف ہے۔(۱۰)

المورد العذب الهنی فی الکلام علی سیرة عبد الغنی / عبد الکریم الحلبی

(۶۶۴۔۷۳۵ھ)

قطب الدین ابو علی عبد الکریم بن عبد النور الحلبی، المصری، الحنبلی بحیثیت محدث اور مورخ بہت مشہور ہیں۔ آپ حلب میں پیدا ہوئے اور متعدد شیوخ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ نے صحیح بخاری کی دس جلدوں میں شرح کی۔ ''کتاب الاربعین فی الحدیث'' ان کی معروف کتاب ہے۔ موصوف نے ''السیرۃ النبویہ لعبد الغنی المقدسی (۶۰۰ھ) کی شرح دو جلدوں میں کی اور اس کا نام ''المورد العذب الھنی فی الکلام علی سیرۃ عبد الغنی'' رکھا۔ آپ نے مصر میں وفات پائی۔(۱۱)

سیرة خیر الخلائق محمد المصطفیٰ سید اهل الصدق والوفاء / علی الخازن

(۶۷۸۔۷۴۱ھ)

علاء الدین ابو الحسن علی بن محمد بن ابراہیم الشیحی، البغدادی، الشافعی تفسیر اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور ایک عرصے تک دمشق میں قیام پذیر رہے۔ آپ دمشق میں خانقانہ سمیساطیہ کے مدرسہ میں خازن کتب تھے۔ آپ نے حلب میں وفات پائی موصوف نے ''لباب التاویل فی معانی التنزیل'' کے نام سے تین جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی جو تفسیر خازن کے نام سے معروف ہے۔(۱۲) علی الخازن نے سیرت نبویہ پر بھی ایک مطول کتاب مرتب کی (۱۳) صاحب معجم المولفین نے اس کتاب کو ''سیرۃ خیر الخلائق محمد المصطفیٰ سید اهل الصدق والوفاء'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔(۱۴)

کتاب المغازی / شمس الذهبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)

شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی دمشق میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں قاہرہ منتقل ہو گئے اور کئی ملکوں کا علمی سفر کیا۔ آپ نے دمشق میں وفات پائی۔ آپ عظیم مورخ، ماہر علم الرجال اور معروف محدث تھے۔ آپ کو مورخ الاسلام اور شیخ المحدثین بالشام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تاریخ الاسلام الکبیر، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، طبقات الحفاظ، طبقات مشاہیر القراء آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ امام موصوف کی ''کتاب المغازی'' مروج اور متداول ہے۔ یہ کتاب دراصل ان کی ''تاریخ'' کی پہلی

جلد ہے جسے الگ شائع کیا گیا ہے۔(۱۵)

السیرۃ النبویہ / ابن الترکمانی (۶۸۳۔۷۵۰ھ)

قاضی القضاۃ علاء الدین ابوالحسن علی بن عثمان الماردینی، المصری، الحنفی المعروف بابن الترکمانی قاہرہ میں پیدا ہوئے۔آپ نے مختلف علوم میں دسترس پائی اور درس وافتاء کو مشغلۂ زندگی بنایا۔ آپ مصر کے نامور فقیہہ، مفسر، لغلوی، حاسب، شاعر، ادیب اور ناثر تھے۔قاہرہ میں منصب قضاء پر فائز تھے اور یہیں وفات پائی۔آپ نے سیرت نبوی ﷺ پر ایک کتاب تصنیف کی۔(۱۶)

زاد المعاد فی هدی خیر العباد / ابن قیم الجوزیه (۶۹۱۔۷۵۱ھ)

شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر الزرعی، الدمشقی، الحنبلی المعروف بابن قیم الجوزیہ دمشق میں پیدا ہوئے اور یہیں وفات پائی۔آپ بحیثیت فقیہہ، مجتہد، مفسر، متکلم، نحوی اور محدث معروف ہیں۔ (۱۷) تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی آپ خوب شہرت یافتہ ہیں۔سیرت کے موضوع پر آپ کی کتاب ''زادالمعاد'' چار جلدوں پر مشتمل ہے۔یہ کتاب سیرت بالخصوص اخلاق نبوی ﷺ کے موضوع پر ایک انسائیکلوں پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔یہ قابلِ قدر کتاب اپنی افادیت کی وجہ سے کئی بار چھپ چکی ہے۔رئیس احمد جعفری نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جونفیس اکیڈمی، کراچی سے شائع ہوا ہے۔

المنتقیٰ فی مولد المصطفیٰ / الگازرونی (۷۵۸ھ)

سیدالدین محمد بن مسعود الگازورونی فقیہہ اور محدث تھے۔آپ نے سیرت کے موضوع پر'' المنتقیٰ فی مولد المصطفیٰ'' کے نام سے عربی میں کتاب لکھی۔فارسی میں اس کا ترجمہ ان کے فرزند عفیف الدین الگامرونی (م تقریباً ۷۶۰ھ) نے کیا۔پھراسی فارسی ترجمہ سے ترکی میں اس کتاب کا ترجمہ ہوا۔ حاجی خلیفہ نے اس کے برعکس یہ لکھا ہے کہ اصل کتاب فارسی میں ہےاور فارسی سے اس کا ترجمہ عربی میں ہوا جو صحیح نہیں ہے۔(۱۸)

الزهر الباسم فی سیرة ابی القاسم / مغلطائی (۶۸۹۔۷۶۲ھ)

علاء الدین ابوعبداللہ مغلطائی بن قلیج ، الحکجر ی، الترکی، المصری، الحنفی مصر کے نامور محدث حافظ، مؤرخ اور ماہر انساب تھے۔مدرسہ مظفریہ میں شیخ الحدیث تھے۔آپ ن ایک سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔(۱۹) موصوف نے ''الزھر الباسم فی سیرۃ ابی القاسم'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔(۲۰) اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ زیر نمبر ۸۶۴، لیڈن میں موجود ہے(۲۱) علامہ مغلطائی نے ''الزھر الناسم'' کو مختصر

کر کے اس کے ساتھ خلفاء کی تاریخ شامل کی اور اس کتاب کو ''الاشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ وآثار من بعدہ الخلفاء'' کے نام سے موسوم کیا (۲۲) یہ کتاب مصر سے ۱۳۴۶ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ شمس الدین محمد بن احمد الباعونی (م ۸۷۰ھ) نے اس کتاب کو ''منحۃ اللبیب فی سیرۃ الحبیب'' کے نام سے منظوم انداز میں تصنیف کیا ہے۔ (۲۲ الف)

یحییٰ بن حمیدہ الحلبی المعوف بابن ابی ط (م ۷۳۰ھ) نے تین جلدوں میں سیرت مغلطائی کا خلصہ لکھا۔ اس طرح حافظ دمیاطی، علاء الدین علی بن محمد الخالطی اور قاسم بن قطلو بغا الحنفی (م ۸۷۹ھ) نے بھی سیرت مغلطائی کی تلخیص کی ہے۔ ابوالبرکات محمد بن عبدالرحیم (م ۷۷۶ھ) کے اختصار کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ (۲۳) ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے مغلطائی کی ایک اور کتاب ''حائص النبی ﷺ!! کی نشاندہی کی ہے۔ اس کا مخطوطہ (نمبر: ۳۶۵۰) الخزانۃ الملکیۃ رباط میں پایا جاتا ہے۔ (۲۳ الف)

السیرۃ النبویہ / ابن نقاش (۷۲۵۔۷۶۳ھ)

شمس الدین ابوامامہ محمد بن علی الدکالی، المصری، الشافعی، ابن نقاش کے نام سے معروف تھے۔ آپ واعظ، مفسر، فقیہہ، نحوی اور شاعری تھے اور متعدد فنون میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ قاہرہ میں آپ نے وفات پائی آپ نے ''السابق الاحق'' کے نام سے قرآن مجید کی طویل تفسیر لکھی۔ (۲۴) علامہ موصوف نے بھی سیرت نبوی ﷺ'' تالیف کی۔ (۲۵)

العرف الذکی فی النسب الزکی / ابو المحاسن الحسینی (۷۱۵۔۷۶۵ھ)

شمس الدین ابوالحاسن محمد بن علی الحسینی مشہور مئورخ تھے۔ آپ دمشق پیدا ہوئے اور یہاں کے علماء کی ایک بڑی تعداد سے مستفیض ہوئے۔ آپ بے شمار ضخیم و مختصر کتب کے مصنف ہیں۔ آپ نے ''العرف الذکی فی النسب الزکی'' کے نام سے آنحضور ﷺ کے نسب مبارک پر ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا ایک مخطوطہ (نمبر ۹۵۱۶) برلین میں موجود ہے۔ (۲۵ الف)

مختصر السیرۃ النبویۃ / ابن جماعہ (۶۹۴۔۷۶۷ھ)

عزالدین ابوعمر عبدالعزیز بن محمد بن جماعہ الکنانی، الشافعی دمشق میں پیدا ہوئے۔ بعدازاں مصر میں مقیم ہو گئے۔ آپ فقہ اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ معروف مملوک بادشاہ ناصر محمد بن قلاوؤن (م ۷۴۱ھ) نے آپ کو شام کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ ۷۶۷ھ میں آپ حج کے لیے مکہ گئے اور وہیں وفات پائی۔ قاضی موصوف نے ''مختصر سیرت نبوی ﷺ'' تصنیف کی (۲۶) اس کتاب کا ایک

مخطوطہ مکتبہ بایزید (نمبر ۹۲۹۵) میں ۲۹ اوراق میں موجود ہے۔ ایک اور نسخہ بھی اسی مکتبہ میں (نمبر ۵۲۹۶) موجود ہے۔ یہ نسخہ ۴۴ اوراق میں ہے (۲۷)

السیرۃ النبویۃ / ابن کثیر (۷۰۱-۷۷۴ھ)

عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر البصری، الدمشقی، الشافعی شام کے مستند مورخ، عظیم مفسر اور بلند پایہ محدیث اور فقیہہ تھے۔ آپ بُصریٰ کے مضافات میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی (۲۸) آپ نے اپنے زمانے کے ممتاز علماء سے مستفیض ہوئے اور تفسیر، حدیث، فقہ، اصول تاریخ اور دیگر علوم میں مہارت حاصل کی۔ آپ کثیرت التصانیف ہیں۔ تفسیر القرآن العظیم اور البدایہ والنھایہ آپ کی شہرہ آفاق کتابیں ہیں۔

''السیرۃ النبویۃ'' امام ابن کثیر کی کوئی مستقل علیحدہ تصنیف نہیں ہے بلکہ موصوف نے اپنی ضخیم تاریخ ''البدایہ والنھایہ'' میں جو طویل سیرت نبوی ﷺ بیان کی ہے۔ (۲۹) معرور محقق مصطفیٰ عبد الواحد نے اس کو من وعن علیحدہ کتاب کی صورت میں چار جلدوں میں اور اس کا ضمیمہ ''شمائل الرسول و دلائل نبوۃ و فاضائلہ و خصائصہ'' کے نام سے ایک جلد میں شائع کیا ہے۔ (۳۰)

امام ابن کثیر کی ''السیرۃ النبویۃ'' اور ''شمائل الرسول ﷺ'' مستند تصانیف ہیں جنہیں موصوف نے تفاسیر قرآن، حدیث اور سیرت کے معروف مصادر کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ امام صاحب کی دیگر کتب سیرت یہ ہیں:

الفصول فی سیرۃ الرسول

ابن کثیر کی اس کتاب کو ''سیرۃ صغیرہ'' بھی کہا جاتا ہے (۳۱) حاجی خلیفہ نے اس کو ''الفصول فی اختصار سیرہ الرسول ﷺ'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (۳۲) ۱۳۵۷ھ میں پہلی مرتبہ یہ کتاب قاہرہ سے اسی نام سے چھپی۔ (۳۳) بعد ازاں محققین محمد العید الخطر اوی اور محی الدین مستو نے ۱۳۹۹-۱۴۰۰ھ میں اس کو ''الفصول فی سیرۃ الرسول ﷺ'' کے نام سے مدینہ منورہ سے شائع کیا۔

ذکر مولدِ رسول اللہ ﷺ ورضاعہ

یہ آنحضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور رضاعت کے بارے میں ایک مختصر رسالہ ہے جسے علامہ ابن کثیر نے احادیث اور آثار کی روشنی میں تصنیف کیا ہے۔ یہ رسالہ صلاح الدین المنجد کی تحقیق سے ۱۹۶۱ء میں بیروت سے شائع ہوا۔ بعض خامیوں کے پیشِ نظر محمود الارناؤوط اور یاسین محمد السواس نے دوبارہ

اس رسالے پر تحقیق کی اور اس ے ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء میں دمشق سے شائع کیا۔ یہ راسلہ مقدمہ اور فہارس سمیت ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ امام ابن کثیر نے قرآن مجید کی آیت ''لقد من اللہ علی المومنین'' (۳۴) سے اس رسالے کا آغاز کیا ہے اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے چند اشعار پر اسے ختم کیا ہے۔

المقتفیٰ فی ذکر فضائل المصطفیٰ / ابن حبیب الحلبی (۷۱۰-۷۷۹ھ)

بدرالدین ابومحمد الحسن بن عمر بن حبیب الدمشقی، الحلبی، دمشق میں پیدا ہوئے اور حلب میں تعلیم پائی، یہاں آپ کے والد محتسب کے عہدے پر تعینات تھے۔ آپ نے مصر اور حجاز کا علمی سفر کیا اور اور پھر شام میں مستقل قیام کیا۔ موصوف حلب میں محتسب کے عہدے پر فائم تھے اور یہیں وفات پائی۔ (۳۵)

علامہ ابن حبیب حلبی ایک مشہور مؤرخ، خطیب اور ماہر علوم تھے۔ آپ نے ''**المقتفیٰ فی ذکر فضائل المصطفیٰ**'' کے نام سے سیرت نبوی ﷺ پر ایک کتاب تصنیف کی۔ (۳۶) اس کتاب کا ایک مخطوطہ ایا صوفیا (نمبر ۳۳۸۸) اور ایک دارالکتب المصریہ (نمبر ۳۰۹) میں محفوظ ہے۔ ایا صوفیا کا نسخہ ۹۴ اوراق میں ہے۔ (۳۷)

طراز الحلۃ و شفاء الغلۃ۔ / ابو جعفر الرُّعَینی (۷۰۰-۷۷۹ھ)

ابوجعفر احمد بن یوسف الرعینی، العرناطی، الاندلسی ادیب، ناثر، شاعر اور نحو و عربیت کے ماہر تھے۔ (۳۸) انہوں نے حج کا سفر کیا اور ان کی ملاقات ایک نابینا عالم محمد بن جابر الدندلسی (م ۷۸۰ھ) سے ہوئی۔ دونوں نے شام کا سفر کیا۔ پھر قاہرہ، دمشق اور حلب پہنچے۔ اس دوران دونوں نے ابوحیان، احمد بن علی الجزری اور جمال الدین ابوالحجاج المزی (م ۷۴۲ھ) سے حدیث کا سماع کیا۔ ابوجعفر الرعینی اور ابن جابر الاعمیٰ طویل عرصے تک رفاقت میں رہے۔ دونوں الاعمیٰ والبصیر (نابینا و بینا) کے نام سے معروف تھے۔ (۳۹)

ابوجعفر الرعینی نے اپنے رفیق ابن جابر کی تصنیف ''الحلۃ السیراء فی مدح خیر الوریٰ'' کی شرح کی اور اسے ''طراز الحلۃ وشفاء الغلۃ'' کے نام سے موسوم کیا۔ (۴۰) اصلاح الدین المنجد نے ان کی ایک کتاب ''السیرۃ والمولد النبوی ﷺ'' کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا مخطوطہ (نمبر ۴۹۴۔ مجامع) دارالکتب المصریہ میں پایا جاتا ہے۔ (۴۱)

العین فی مدیح سید الکونین / ابن جابر الاندلسی (۶۹۸-۷۸۰ھ)

فتح الدین ابوالفتح محمد بن ابراہیم ابن الشہید رملہ (فلسطین) میں پیدا ہوئے۔ آپ نامور کاتب،

فن تفسیر کے ماہر فاضل انشاء پرداز اور شاعر تھے۔ (۴۵) آپ نے سیرت ابن ہشام کو دس ہزار سے کچھ زیادہ ابیات میں نظم کیا اور اس کتاب کو 'فتح القریب فی سیرۃ الحبیب' کے نام سے موسوم کیا۔ (۴۶)

الدرر السنية فى نظم السيرة النبوية / عبد الرحيم العراقى (۷۲۵-۸۰۶ھ)

زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن الحسین العراقی، المصری، الشافعی، مصر میں پیدا ہوئے اور قاھرہ میں وفات پائی۔ (۴۶ الف) آپ نحو، لغت، قرأت، حدیث، فقہ اور اصول کے بلند پایہ عالم تھے۔ برھان حلبی (م ۸۶۱ھ) کہتے ہیں کہ میں نے فنِ حدیث میں ان جیسا عالم نہیں دیکھا۔ (۴۷) آپ کے اکثر اوقات تصنیف و تالیف اور صوم وصلوٰۃ میں گزرتے تھے۔ آپ شرم وحیا کے پیکر، کثیر العلم، کثیر التواضع اور سلف صالحین کے پیرو تھے۔ آپ نہایت حسین وجمیل، نیک سیرت اور صاحب جاہ وحشمت تھے۔ (۴۸)۔

حافظ عراقی نے ''الدرر السنیۃ فی نظم السیرۃ النبویۃ'' کے نام سے الفیہ لکھا۔ (۴۹) یہ ایک ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے مخطوطات دار الکتب الظاہریہ (نمبر ۸۳۲۴) اور سلیمانیہ (نمبر ۱۰۷۲/۲) میں پائے جاتے ہیں۔ (۵۰) ''الفیہ فی السیرۃ'' کے نام سے اس کا ایک مخطوطہ (نمبر ۱۰۹۔ اے آر ایف ۲۶۸۴، ۱۱ ۱۰۹) پنجاب یونیورسٹی لاہور (پاکستان) کی سنٹرل لائبریری میں پایا جاتا ہے۔ علامہ عراقی کی نظم کی شرح الشھاب بن ارسلان (م ۸۴۴) نے کی۔ حافظ ابن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ نے بھی ''الفیہ'' کے شروع کے چند اشعار کی شرح کی تھی، جسے بعد ازاں علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ (۵۱)

نظم الدر رمن هجرة خير البشر و شرحها / احمد الا قفهسى (قبل ۷۸۰ھ-۸۰۸)

شہاب الدین ابو العباس احمد بن عماد بن محمد بن یوسف (۵۲) الاقفہسی، القاہری، الشافعی المعروف بابن العماد کا شمار عظیم فقہاء شافعیہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے نظم اور نثر دونوں میں بہت مفید کتابیں کیں۔ موصوف نے ہجرت نبوی ﷺ کے واقعات کو منظوم تحریر کیا اور اسے ''نظم الدرر من ہجرۃ خیر البشر'' کے نام سے موسوم کیا۔ اس کی شرح بھی آپ نے خود ہی لکھی۔ (۵۳) حاجی خلیفہ اور اسماعیل پاشا نے اس کتاب کو ''الدرۃ الضویۃ فی الھجرۃ النبویۃ'' کے نام سے یاد کیا۔ (۵۴) اس کتاب کا ایک نسخہ جامعۃ استنبول کے کتب خانہ میں ۴۰ اوراق میں (نمبر ۳۱۱۲) کے تحت محفوظ ہے۔ (۵۵)

السيرة النبوية / ابن الشحنه (۷۴۹ھ-۸۱۵ھ)

زین الدین ابو الولید محمد بن محمد الحلبی، الحنفی المعروف بابن الشحنہ حلب میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ بحیثیت فقیہہ، اصولی، مفسر، ادیب، ناظم نحوی اور مؤرخ معروف ہیں۔ درس و

افتاء اور تصنیف و تالیف آپ کی زندگی کے مشاغل تھے۔ آپ متعدد بار حلف، دمشق اور قاھرہ میں منصبِ قصاء پر فائز ہوئے۔ آپ نے سیرۃ نبوی ﷺ پر ایک کتاب تصنیف کی۔ (۵۶)

نور الروض / محمد بن جماعه (۷۴۹۔۸۱۹ھ)

عزالدین محمد بن ابوبکر بن عبدالعزیز الکنانی، الحموی، المصری، الشافعی، المعروف بابن جماعہ ینبع (بحرالاحمر کے ساحل پر ایک مقام) میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت کے لئے قاھرہ میں منتقل ہوگئے۔ اور وہاں علامہ ابن خلدون (م ۸۰۸ھ) سے علمی فیض حالص کیا۔ آپ مصر کے نامور فقیہہ، اصولی، محدث، متکلم، ادیب نوحی اور لغوی تھے۔ آپ نے قاھرہ میں وفات پائی۔ (۵۷)

ابن جماعہ نے امام سہیلی (م ۵۸۱ھ) کی معروف تصنیف ''الروض الانف'' کی تلخیص کی اور اسے ''نور الروض'' کے نام سے موسوم کیا۔ (۵۸) بروکلمان نے ''نور الروض'' کو ایک اور جگہ ابوعمر عز الدینبن جماعہ (م ۷۶۷ھ) (۵۹) اور دوسری جگہ بدرالدین بن محمد بن برھان الدین بن جماعہ الکنانی (م ۷۳۳ھ) کی جانب منسوب کیا ہے جو غلط ہے (۶۰) اسی طرح ڈاکٹر سزکین نے بھی غلطی سے ''نور الروض'' کو سیرت ابن ہشام کی تلخیص بتایا ہے۔ (۶۱)

حوالہ جات

۱۔ ابوزھرہ، محمد بن احمد، ابن تیمیہ، حیاتہ وعصرہ۔ آراؤہ وفقہہ، ص ۱۵۲، ملتزم الطبع والنشر دارالفکر العربی، قاھرہ، بدوں تاریخ۔

۲۔ کحالہ، معجم المولفین، ۶/۱۹۷، مطبعۃ الترقی، دمشق، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء۔

۳۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، جلد اوّل، مقدمہ، ص ۳۷، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، طبع پنجم، ۱۹۸۸ء

۴۔ کحالہ، معجم المولفین۔ ۷/۱۹۱۔

۵۔ ابوالفرج، عبدالرحمٰن بن شہاب الدین احمد، کتاب الذیل علی طباقات الحنابلہ لابن رجب، ص ۳۵۹۔۳۶۰۔ مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ، قاھرہ، ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱/۱۳۹۔

۶۔ فؤاد سزکین، تاریخ التراث العربی، ۱/۲/۴۷، الہیۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، ۱۹۷۷ء۔

۷۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱۱/۲۶۹۔

۸۔ السخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن، الاعلان بالتوبیخ لمن ذم اھل التاریخ، مترجمہ اردو: ڈاکٹر سید محمد یوسف، ص ۱۹۰، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، باراوّل، جون ۱۹۶۸ء۔

۹۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، جلد اوّل، مقدمہ، ص ۳۸۔

۱۰۔ الزرکلی، خیر الدین محمود، الاعلام، ۷/۲۶۳، مطبعۃ کوستاتسوماس وشرکاہ، قاھرہ، الطبعۃ الثانیۃ،

۱۳۷۸ھ جرجی زیدان، تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ، ۱۶۸/۳، دارالھلال قاہرہ، ۱۹۵۸ء۔
۱۱۔ حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون عن الاسامی الکتب والفنون، ۱۰۱۳/۲، وکالۃ المعارف استنبول، ۶۰۔۱۳۶۲ھ۔ کحالہ، معجم المولفین، ۳۱۸/۵۔
۱۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۵۴۰/۲۔ ابن العماد الحنبلی، عبدالحی، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب ۱۳۱/۶، منشورات دارالافاق الجدیدۃ، بیروت، بدون تاریخ۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۵۶/۵۔
۱۳۔ ابن حجر العسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی، الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، ۱۷۱/۳، دارالکتب الحدیثۃ، قاہرہ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶ء۔
۱۴۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱۷۸/۷۔
۱۵۔ مطبوعہ دارالکتاب العربی، بیروت۔ لبنان، تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
۱۶۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص ۱۹۱۔ اسماعیل پاشا البغدادی، ھدیۃ العارفین، اسماء المولفین وآثار المصنفین، ۲۰/۱، استانبول ۱۹۵۵ء۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱۴۵/۷۔
۱۷۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱۰۶/۹۔
۲۰۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱۔
۲۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۱۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔ لبنان، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔
۲۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱۔
۲۲الف۔ کحالہ، معجم المولفین، ۲۴/۹۔
۲۳۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱، ۱۰۱۳/۲۔
۲۳الف۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول ﷺ۔ ص ۱۸۸۔
۲۴۔ ابن حجر، الدرر الکامنۃ، ۱۹۱/۴، الزرکلی، الاعلام، ۱۷۷/۷، کحالہ، معجم المولفین، ۲۶/۱۱۔
۲۵۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص ۱۹۱۔
۲۵الف۔ کحالہ، معجم المولفین، ۳۰۷/۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول ﷺ، ص ۴۴۔
۲۶۔ ابن العماد، شذرات الذھب، ۲۰۸/۷۔۲۰۹۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۵۱/۴۔
۲۷۔ بروکلمان، ۷/۲، ذیل، ۷۸/۲۔
۲۸۔ احمد محمد شاکر، عمدۃ التفسیر عن الحافظ ابن کثیر، ۲۲/۱، دارالمعارف، قاہرہ، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء۔ النعیمی، عبدالقادر بن محمد، الدارس فی تاریخ المدارس، ۳۷/۱، مطبعۃ الترقی، دمشق، ۱۳۶۷۔۷۰ھ۔ مصنف کی سوانح حیات کے لئے راقم کا مضمون ملاحظہ ہو: ''علامہ ابن کثیر احوال و آثار'' فکر و نظر، جلد۔۳۹، شمارہ۔۱، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد، جولائی۔ستمبر ۲۰۰۱ء۔

۲۹۔ سیرۃ نبوی ﷺ کا حصہ ''البدایہ والنہایہ'' کی دوسری جلد کے آخری سے جلد ششم کے آغاز تک پھیلا ہوا ہے۔

۳۰۔ ''السیرۃ النبویۃ'' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ لبنان، ۱۳۸۳ھ ''شمائل الرسول ﷺ'' مطبوعۃ دار المعرفۃ، بیروت۔ لبنان، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء۔

۳۱۔ ابن العماد، شذرات الذہب، ۲۳۱/۶۔

۳۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۹۴/۲۔

۳۳۔ یہ ایڈیشن مدینہ منورہ کے مکتبہ عارفِ حکمت کے مخطوطہ سے ماخوذ ہے۔

۳۴۔ سورۃ آلِ عمران: ۱۴۲

۳۵۔ السیوطی، جلال الدین، ذیل طبقات الحفاظ للذھبی، ص ۳۵۷۔ ۳۵۸، مطبعۃ التوفیق، دمشق، ۱۳۴۷ھ۔ الزرکلی، الاعلام، ۲۲۶/۲۔

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ بروکلمان، ۳۷/۲۔

۳۸۔ ابن العماد، شذرات الذہب، ۲۶۰/۶۔ الزرکلی، الاعلام، ۲۶۰/۱۔

۳۹۔ ایضاً، ۲۶۰/۶، ۲۶۸۔

۴۰۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۲۱۳/۲۔

۴۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۱۷۔

۴۲۔ قبل ازیں ابوجعفر الرُّعینی کے بیان میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۴۳۔ الزرکلی، الاعلام، ۲۲۵/۲۔ متوخر الذکر کتاب قاھرہ سے ۱۳۴۸ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ (ملاحظہ ہو: معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۳۲۱)۔

۴۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۱۷۔ غالباً یہ ایک ہی کتاب ہے جس کے مخطوطہ کی نشاندہی صلاح الدین المنجد نے ابوجعفر الرعینی اور ابن جابر الاندلسی کے تذکرہ میں کی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: ماخذ و صفحہ مذکور)۔

۴۵۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۹۰/۶۔

۴۶۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۰۱۲/۲۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۹۰/۶۔ ابن تغری بردی (م ۸۷۴ھ) کہتے ہیں کہ ابن الشہید نے ابن ہشام کی سیرت نبویہ پچاس ہزار ابیات میں نظم کی تھی اور اس پر مزید اضافے کئے تھے۔
(ملاحظہ ہو: النجوم الزاھرۃ فی ملوکِ مصر و القاھرۃ لابن تغری بردی، ۱۲۵/۲۱۔ مطبعۃ کوستاتسوماس و شرکاہ، قاھرہ، بدون تاریخ۔

۴۶الف۔ الشوکانی، محمد بن علی، البدر الطالع من بعد القرن السابع، ۳۵۴/۱ مطبعۃ السعادۃ، قاہرہ، الطبعۃ

الاولی، ۱۳۴۸ھ۔

۴۷۔ السخاوی، الضوء اللامع لاھل القران التاسع ،۴/۳۷۱، منشورات دارمکتبۃ بیروت۔ لبنان، بدوں تاریخ۔

۴۸۔ ایضاً۔

۴۹۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱/۷۴۷۔ کحالہ، معجم المولفین، ۵/۲۰۴۔

۵۰۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۲۹۔

۵۱۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص ۱۹۳۔

۵۲۔ علامہ سخاوی نے احمد بن عماد بن یوسف تحریر کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے ''الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، ۲/۴۷، منشورات دارالمکتبۃ الحیاط بیروت۔ لبنان، بدوں تاریخ۔

۵۳۔ السخاوی، الضوء اللامع، ۲/۴۸۔ کحالہ، معجم المولفین، ۲/۲۶۔

۵۴۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱/۴۰۷۔ اسماعیل پاشا البغدادی، ہدیۃ العارفین، ۱۱۸۱۔

۵۵۔ ذیل بروکلمان، ۲/۱۱۱۔

۵۶۔ ابن العماد، شذرات الذھب، ۷/۱۱۳۔ الزرکلی، الاعلام، ۷/۲۷۳ ابن شحنہ نے متعدد فنون میں کتابیں تصنیف کیں۔ لغت، دین، تصوّف، احکام، فرائض اور منطق میں ان کے کئی بحر رجز کے قصیدے ہیں۔ علامہ ابن حجر نے ان کی تصانیف میں ''ارجوزہ فی سیرۃ الرسول ﷺ'' کا تذکرہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو الدرر الکامنۃ، ۱/۴۰۰۔

۵۷۔ الزرکلی، الاعلام، ۶/۲۸۲۔ کحالہ، معجم المولفین، ۹/۱۱۱۔

۵۸۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱/۹۱۷، زرکلی نے اس کتاب کو ''مختصر السیرۃ النبویۃ'' کا نام دیا ہے۔ ملاحظہ ہو الاعلام، ۶/۲۸۲۔

۵۹۔ یہ محمد بن جماعہ کے دادا ہیں۔ یہ بھی ''سیرت نبی ﷺ'' کے مؤلف ہیں۔ قبل ازیں ہم ان کا تذکرہ کر چکے ہیں۔

۶۰۔ ذیل بروکلمان، ۲/۸۰۔۸۱

۶۱۔ فواد سزکین، تاریخ التراث، ۱/۴۷۹۔

نعتیہ ادب کا معتبر اور فکر افروز کتابی سلسلہ

نعت رنگ

مرتب: صبیح رحمانی

ہر کتاب ایک جامع مطالعہ

فضلی بک سپر مارکیٹ اردو بازار، کراچی

فون: ۲۲۱۲۹۹۱　　فیکس: ۲۶۳۳۸۸۷